خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ 24- اپریل 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
ہفتہ 24- اپریل 1999ء - 7 محرم الحرام 1420 ہجری - 24- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 91

سرداران بہشت

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

الحسن و الحسین سید اشباب اهل الجنته

حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسین)

اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر و استقامت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر اور سرداران بہشت میں سے ہے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا بیان حضرت مسیح موعود کے قلم سے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلبِ ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی- تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش- یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں- کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں- دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں- یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا- دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی- غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے- اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے- وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے- کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے-

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545)

اشجع الناس

ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص حضرت براءؓ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا کہ اے ابو عمارہ کیا آپ لوگوں نے جنگ حنین کے موقع پر دشمن کے مقابل پر پیٹھ پھیرلی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ میں سب کے بارہ میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ضرور گواہی دوں گا کہ آپؐ نے دشمن کے شدید حملہ کے وقت بھی پیٹھ نہیں پھیری تھی-

پھر انہوں نے کہا اصل بات یہ ہے کہ ہوازن قبیلہ کے خلاف جو مسلمانوں کا لشکر نکلا تھا انہوں نے یا تو بہت ہلکے پھلکے ہتھیار پہنے ہوئے تھے یعنی ان کے پاس زرہیں وغیرہ اور بڑا اسلحہ نہیں تھا اور ان میں بہت سے ایسے بھی تھے جو بالکل نہتے تھے لیکن اس کے مقابل پر ہوازن کے لوگ بڑے کہنہ مشق تیرانداز تھے- جب مسلمانوں کا لشکر ان کی طرف بڑھا تو انہوں نے اس لشکر پر تیروں کی ایسی بوچھاڑ کر دی جیسے ٹڈی دَل کھیتوں پر حملہ کرتی ہے- اس حملہ کی تاب نہ لاکر مسلمان بکھر گئے لیکن ان کا ایک گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا- حضورؐ ایک خچر پر سوار تھے جسے آپؐ کے چچا ابوسفیان ابن حارث لگام سے پکڑے ہوئے ہانک رہے تھے-

جب حضورؐ نے مسلمانوں کو اس طرح بکھرتے ہوئے دیکھا تو آپؐ کچھ وقفہ کے لئے اپنی خچر سے اترے اور اپنے مولیٰ کے حضور دعا کی- پھر آپؐ خچر پر سوار ہو کر مسلمانوں کو مدد کے لئے بلاتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھے اور آپؐ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے-

انا النّبی لاکذب انا ابن عبد المطلب

میں خدا کا نبی ہوں اور یہ ایک سچی بات ہے- لیکن میری غیر معمولی جرأت دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ میں کوئی فوق البشر چیز ہوں نہیں میں وہی عبدالمطلب کا بیٹا محمدؐ ہوں-

اور آپؐ یہ بھی دعا کرتے جاتے تھے- اللّٰھم نزّل نصرک اے خدا اپنی مدد نازل کر-

پھر براءؓ نے کہا کہ حضورؐ کی شجاعت کا حال سنو- جب جنگ جوبن پر ہوتی تھی تو اس وقت حضورؐ سب سے آگے ہو کر سب سے زیادہ بہادری سے لڑ رہے ہوتے تھے اور ہم لوگ تو اس وقت حضورؐ کو ہی اپنی ڈھال اور اپنی آڑ بنایا کرتے تھے اور ہم میں سے سب سے زیادہ وہی بہادر سمجھا جاتا تھا جو حضورؐ کے ساتھ حضورؐ کے شانہ بشانہ لڑتا تھا- (مسلم کتاب الجہاد باب فتح مکہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

مرتبہ- حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 46

ریکارڈشدہ 14-اپریل 1999ء
نشر 17-اپریل 1999ء

شہادت کی خبر

آج سب سے پہلے ایک غم اور خوشی کی خبر ہے خوشی اس لئے کہ شہادت جو اللہ کی طرف سے نصیب ہو وہ دائمی زندگی کی بشارت ہوتی ہے بہت عظیم خبر ہوتی ہے۔ اور اس میں پچھلوں کے لئے غم بھی ہوتا ہے۔ آج کی خبر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا جو ایک بہت ہی اعلیٰ درجے کا واقف زندگی تھا ان کا نام تھا غلام قادر' شہید ہو گیا ہے۔

دھرا رشتہ

فرمایا اس سے میرا دھرا تہرا رشتہ بنتا تھا۔ اصل رشتہ تو اس کے پرخلوص وقف کا تھا۔ بہت اعلیٰ درجے کا واقف زندگی تھا اور بہت اچھی تعلیم حاصل کی۔ لیکن قطعاً دنیا کی پرواہ نہیں کی۔ اور وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کردیا۔

وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پوتا اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور قدسیہ بیگم جو ہمارے پھوپھا جان کی بیٹی ہیں ان کا بیٹا ہے۔

حضور نے رقت انگیز کیفیت میں فرمایا۔

اور دوسرا رشتہ یہ ہے کہ ہماری بہن امتہ الباسط اور میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی بیٹی نچھو کا میاں ہے نچھو مجھے بچپن سے ہی بہت پیاری ہے۔ کیونکہ وہ بھی جب 9 سال کی تھی۔ تو میر داؤد احمد صاحب فوت ہو گئے۔ بالکل چھوٹی سی تھی اور وہ مجھ سے بہت پیار کرتی تھی۔ اس لئے کہ میں بھی اس سے بہت پیار کیا کرتا تھا ہمیشہ۔ نچھو کے پیٹ سے جو اولاد ہوئی ہے اس کی بڑی بیٹی کی عمر نو سال ہے۔ اور کیکے کو اللہ میاں نے واپس بلا لیا۔ پیار سے ہم انہیں کیکا کہا کرتے تھے۔ اب ساری تحقیق ہو رہی ہے۔ بہت گہری سازش تھی جس کے نتیجے میں ان کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔

کام نہیں چھوڑنے

فرمایا:-

اس خیال سے آج سب سے پہلے جو نظم آپ کے سامنے پیش کی جائے گی جو

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو

تاکہ سب کو یاد رہے۔ کہ جو کچھ بھی ہو ہم نے اپنی زندگی کو جس طرح خدا نے فرمایا ہے اسی طرح گزارنا ہے۔

پہلے بھی میں نے اعلان کیا تھا چاہے کچھ بھی ہو میں نے اپنے کام نہیں چھوڑنے۔ جو بھی کام میرے سپرد ہیں ایک دن بھی ناغہ نہیں کرنا۔ آصفہ کی وفات پر بھی یہی میرا حال تھا۔ بعد میں حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر بھی۔ تو یہ زندگی خوشی اور غم کے دھاگوں سے لپٹی ہوئی ہے۔ ایک دوسرے سے چکر کھا رہے ہیں۔ مگر یہ ایسا غم کا دھاگہ ہے جس کے اندر ہی خوشی ہے کیونکہ شہادت بہت بڑا انعام ہے۔

حضرت مصلح موعود کی نظم

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو
سینہ میں جوش غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لب پر ہو ذکر تیرا دل میں تری وفا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو
محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں اور سامنے خدا ہو

حضور کے اشعار

حضور انور نے فرمایا:-

کھانے سے پہلے ہمارے کیکے کی شہادت کے اوپر دو شعر ہماری شوکت پڑھیں گی یہ دو شعر اس نظم سے لئے گئے ہیں جو آصفہ کی یاد میں میں نے کہی تھی مگر دو شعر ایسے ہیں جو کیکے پر بھی اطلاق پا رہے ہیں ان کی یاد میں بھی وہی بات کہی جا سکتی ہے۔

میں نے اپنی شوکت کو کہا تھا کہ وہ دو شعر ہمیں سنا دیں کلاس کا آغاز بھی قادر کے ذکر سے ہوا تھا اور اب بھی اس کے ذکر پر کلاس کا اختتام ہو گا۔

میرے آنگن سے قضا لے گئی چن چن کے جو پھول
جو خدا کو ہوئے پیارے' میرے پیارے ہیں وہی
یہ ترے کام ہیں مولا مجھے دے صبر و ثبات
ہے وہی راہ کٹھن بوجھ بھی بھارے ہیں وہی

شیخ مبارک احمد صاحب کی صحت

آج کی دعوت حضرت شیخ مبارک احمد صاحب کی معجزانہ شفا کی خوشی میں ان کی اہلیہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ کی طرف سے ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں صحت عطا فرما دی۔ پاکستان گئے ہوئے تھے اور بالکل وہ موت کے کنارے پر پہنچے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کو سنا اور ان کی صحت اچھی ہو گئی۔ ان کی بیگم نے شکرانے کے طور پر اردو کلاس کی دعوت کی ہے۔ کیونکہ شیخ صاحب بھی بڑے شوق سے اردو کلاس دیکھتے ہیں اور وہ دونوں اللہ کے فضل سے یہاں پہنچ گئے ہیں اور ان کی طرف سے دعوت کا انتظام آپ کی پرانی مہربان متین فہیم بھٹی نے کیا ہے بڑے سلیقے والی لڑکی ہے۔ وہ تھوڑے پیسوں میں بہت اچھا کام سنبھالتی ہے۔

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ- چوہدری لطیف احمد

بیت النصر ناروے کا سنگ بنیاد

بیت النصر کی زمین خدا تعالیٰ کے فضل سے 1994ء میں خریدی گئی تھی۔ اس کا رقبہ تقریباً 9500 مربع میٹر (تقریباً دو ایکڑ) ہے۔ یہ زمین شہر کے انتہائی مرکزی علاقے فوروست (Furuset) میں عین موٹروے کے اوپر واقع ہے۔ اسی موٹروے (E6) پر بننے والے نئے ایئرپورٹ کی وجہ سے اس کی اہمیت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے۔ یہ ایسی مرکزی جگہ ہے کہ اوسلو کے ہر علاقے کے لئے یہاں سے بس اور انڈر گراؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔ ہماری موجودہ بیت نور سے اس جگہ کا فاصلہ تقریباً 15 کلومیٹر ہے۔ بیت النصر میں تقریباً سترہ سو نمازیوں کی گنجائش ہو گی۔ بیت الذکر کے علاوہ اس عمارت میں Multipurpose ہال' ذیلی تنظیموں کے دفاتر' نمائش' لائبریری' مشنری ہاؤس' گیسٹ ہاؤس' MTA سٹوڈیو اور ٹی۔وی احمدیہ اور ریڈیو احمدیہ کے سٹوڈیو شامل ہوں گے۔ یہ بیت سکنڈے نیویا کے ممالک میں سب سے بڑی بیت ہو گی۔ اس کا نقشہ جماعت احمدیہ کے مرکزی محکمہ تعمیرات کے انچارج مکرم و محترم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے تیار کیا ہے۔

شروع میں بعض لوگوں کی طرف سے اس زمین پر بیت الذکر تعمیر کرنے کی مخالفت کی گئی تھی۔ اس مہم میں اس علاقے کے رہنے والے اور غیر احمدی پیش پیش تھے۔ اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں جماعت نے علاقے کے لوگوں اور سیاستدانوں سے ملاقاتیں کیں اور جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اور جماعت کے بارے میں ان کی غلط فہمیاں دور ہو گئیں اور نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی کہ اس علاقہ کے میئر نے ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کو اپنے علاقے میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آئیں اور جلد یہاں بیت تعمیر کریں۔ مجھے امید ہے کہ افتتاح کے موقعہ پر آپ مجھے بلانا نہیں بھولیں گے۔ منظوری کے مرحلہ پر جب یہ معاملہ شہری بلدیاتی کونسل کے اجلاس میں پیش کیا گیا تو اس وقت متعلقہ کونسل کے اڑتالیس ممبر حاضر تھے۔ جن میں سے 47 نے بیت کے حق میں ووٹ دیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر جماعت کی تائید و نصرت فرمائی۔

نقشہ جات کی منظوری اور کام شروع کرنے کی اجازت

29/ جنوری 1999ء بروز جمعۃ المبارک مکرم و محترم مبشر احمد طارق صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے نے احباب جماعت کو یہ خوشخبری سنائی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نقشہ کی منظوری اور دیگر قانونی کارروائیاں مکمل ہو چکی ہیں اور اب ہمیں بیت کی تعمیر کا کام شروع کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ چنانچہ اسی روز نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت بیت النصر کے پلاٹ پر پہنچے۔ مکرم و محترم نیشنل امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور کھدائی کے کام کا آغاز کر دیا گیا۔

تقریب سنگ بنیاد

19/ مارچ 1999ء بروز جمعۃ المبارک مکرم و محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے بیت نور میں نماز جمعہ پڑھائی اور اپنے خطبہ میں اس تاریخی موقع کے متعلق فرمایا کہ قوموں کی تاریخ میں بعض دن یادگار ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ناروے کی تاریخ میں بھی آج کا دن بہت اہم' بابرکت اور یادگار رہے گا۔ ہم سب کا اس عظیم کام میں شامل ہونا خوش قسمتی ہے۔

نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت بیت النصر کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ تقریباً ایک ماہ سے لگاتار برفباری ہو رہی تھی۔ مطلع ابر آلود تھا۔ ظاہری امکان یہی تھا کہ دوبارہ برفباری شروع ہو جائے گی۔ مگر آج خدا تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور سورج نے اپنا چہرہ دکھایا۔ موسم میں جو خنکی تھی وہ خوشگوار اور بھلی معلوم ہونے لگی۔ موسم اتنا خوشگوار ہو گیا کہ یوں لگ رہا تھا جیسے ناروے میں امسال موسم بہار جلدی آگیا ہے۔ احباب جماعت کثرت سے آج کی اس بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے پہنچ چکے تھے۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ ناروے کی دعوت پر ہمسایہ ملک سویڈن اور ڈنمارک کے امراء بھی تشریف لائے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے سب سے پہلی اینٹ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ مرکزی نمائندہ نے رکھی یہ اینٹ آپ قادیان سے لائے تھے اور حضور انور نے ازراہ شفقت اس پر دعا کر کے بھجوایا تھا۔ دوسری اینٹ رکھنے کی سعادت مکرم مبشر احمد طارق صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے نے حاصل کی۔ اس کے بعد مکرم انور رشید

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

ملاقات 10- مارچ 95ء
مرتبہ- یوسف سلیم ملک صاحب

دین اور بنکاری نظام

ایک دوست نے سوال کیا کہ دینی نظام میں بنکنگ کا کیا طریق ہو گا یہ کیسے کام کرے گا Investor کے لئے اس میں کیا attraction ہو گی۔ ضرورت مند کو قرض کن شرائط یا Basis پر ملے گا حضور ایدہ اللہ نے جواباً فرمایا اس وقت آپ نے جو سوال اٹھایا ہے اس کو اس رنگ میں پیش کرنے میں موجودہ اقتصادیات کے بارہ میں غلط تاثر پیدا ہو گا۔ Investor کو بنک میں اپنا روپیہ جمع کرانے کی دلچسپی نہیں ہوتی بنک سے لینے کی دلچسپی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ سوال ہی الٹ ہے۔ بنک میں وہ جمع کراتا ہے جس بیچارے کو تجارت کا کوئی سلیقہ ہی نہیں ہے یا اتنے تھوڑے روپے ہیں کہ وہ ان کو کسی خاص مصرف میں لا نہیں سکتا تو وہ بنک میں جمع کرا دیتا ہے لیکن جو تاجر جمع کراتا ہے وہ زیادہ لینے کی خاطر جمع کراتا ہے اس کے پیسے پر بینک نہیں چلتے وہ بنک کے پیسوں پر چلتا ہے اور اسی میں آپ کے سوال کا جواب آ جانا چاہئے۔ موجودہ بنکنگ کا یہ نظام مہلک ہے۔ یہ سادہ لوح عام انسانوں کی دولت کو کھینچ کر چند ہاتھوں میں پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے اور اسی سے ساری سوسائٹی کی اقتصادی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس دین اس قسم کی کوئی بنکنگ جاری نہیں کرے گا۔

زنا بالجبر کی سزا

دین میں زنا بالجبر کی سزا کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا دین میں لفظ Rape کے مضمون کے تابع کوئی معین سزا نہیں رکھی گئی البتہ زانی کی سزا ہے مگر زنا بالجبر کرنے والے کے متعلق ایک آیت سے استنباط ہو سکتا ہے جس میں سخت ترین سزائیں رکھی گئی ہیں اس کا قتل بھی ہے اس کو سنگسار کرنا بھی ہے اس کو ملک سے نکال دینا بھی ہے کیونکہ وہ عموماً بغاوت کرنے والے لوگ ہیں جو فساد کو آخر تک پہنچا دینے والے ہیں۔ ان کا ذکر کر کے کسی ایک کی تعریف نہیں کی گئی بلکہ عمومی طور پر حکومت کے لئے رستہ کھول دیا ہے۔ وقت کی حکومت کو اختیار دیا ہے کہ اس قسم کے بدباطن اور خبیث لوگ جو اپنے جرم میں حد سے بڑھ چکے ہوں ان کو ویسی ہی سزا دینی چاہئے تاکہ وہ لوگوں کے لئے عبرت بنیں۔ زنا بالجبر کرنے والے محض ایک زانی ہوتے ہیں۔ بعض زانی ہیں جن کے اندر نہایت وحشیانہ مظالم کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ قتل بھی کرتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو اپنے مظالم کا نشانہ بناتے ہیں پھر قتل کر دیتے ہیں۔ قتل نہ بھی کریں تو عملاً قتل کی طرح چھوڑ جاتے ہیں تو زنا بالجبر کرنے والے ایسے لوگوں کی وہ سزا تو نہیں ہو سکتی جیسے ایک چور کی سزا ہوتی ہے مثلاً کسی کے متعلق یہ فیصلہ کرنا کہ اس کو دس سال کے لئے قید کر دو۔ یہ تو نہایت ہی لغو بات ہے اس میں انصاف والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

شفاعت کی مشروط اجازت اور اس کی حکمت

اس سوال پر کہ جب اللہ تعالیٰ مان تو لیتا ہی ہے تو پھر شفاعت میں اجازت کی ضرورت کی کیا حکمت ہے حضور انور نے فرمایا۔ نہیں ایسا نہیں ہے جس کے متعلق اللہ یہ کہہ دے کہ میں ضرور مانوں گا اس کا اختیار بندہ کو دے دے تو یہ تو وہ خدائی میں شریک ہو گیا جبکہ اس کو اندرونی حالات کا علم نہیں۔ ایک آدمی کو آپ ظاہری طور پر فرشتہ سمجھ رہے ہیں اس کے لئے دعا تو کریں۔ اگرچہ وہ اندر سے جتنا مرضی گندا ہو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں مگر خدا Commit کر لے جو تمہیں نظر آ رہا ہے وہ میں مان جاؤں یہ بالکل درست نہیں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی کے خلاف ہے اور یہ توحید کا وہ مقام ہے جو کسی کو بھی نصیب نہیں ہو سکتا اس لئے من ذاالذی میں بڑی شوکت ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر معمولی رعب اور تمکنت کا اظہار ہے۔

اظہار علی الغیب کی حقیقت

ایک غیر از جماعت دوست نے جو ایم ٹی اے دیکھتے ہیں تحریری طور پر یہ سوال کیا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مستقبل میں ہونے والے واقعات کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو دیا جاتا ہے کسی اور کو نہیں۔ حضور انور نے کچھ عرصہ قبل فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی ہے کہ فرانسیسی بولنے والے علاقوں میں احمدیت تیزی سے ترقی کرے گی ان کا سوال یہ تھا کہ کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کیسے دعویٰ کر سکتا ہے کہ خدا نے اسے مستقبل کے بارہ میں خبر دی ہے حضرت اقدس نے فرمایا ان کو میں سمجھاتا ہوں۔ وہ اپنے روزمرہ کے تجربے کے خلاف سوال کر رہے ہیں۔ لوگوں کو کثرت سے سچی خوابیں آتی ہیں اور ان خوابوں کے نتیجہ میں وہ واقعات اسی طرح رونما ہو جاتے ہیں اور یہ انسان کا عالمی تجربہ ہے اور سوال کرنے والے دوست کی بھی اگر تاریخ اسلام پر نظر ہو تو ان کو پتہ ہو گا کہ بزرگوں اور اولیاء نے اور ان کے علاوہ نسبتاً کم درجہ کے لوگوں نے' بھی بارہا ایسی خوابیں دیکھی ہیں جو سچی ہو گئیں۔ ہمارے دیہات میں بھی بعض دفعہ ایک عام عورت سادہ سی ہوتی ہے اس کو کچھ بھی پتہ نہیں ہوتا وہ ایک رؤیا دیکھتی ہے اور وہ سچی ہو جاتی ہے۔ عام طور پر لوگ یہ مضمون سمجھتے نہیں۔ قرآن کریم میں یظہر کا لفظ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ خدا کو کسی کو غیب پر اظہار عطا نہیں کرتا۔ اظہر کا مطلب ہے کہ غلبہ دینا۔ اظہار کہتے ہیں غلبہ کو۔ تو غیب پر غلبہ نہیں دیتا سوائے اس کے کہ اپنے کسی رسول کو اس بات کے لئے چن لے۔ اب اس کا ایک عام معنی یہ کیا جاتا ہے کہ ہر رسول کو غلبہ عطا ہوتا ہے مگر وہاں غلبہ کے معنے پھر مختلف کرنے پڑیں گے۔ مطلب ہے عام لوگوں کے مقابل پر ان کو غیب کی خبریں غیر معمولی طور پر زیادہ کثرت کے ساتھ بتائی جاتی ہیں اور ایک ہے اظہار غیب جو عام لوگوں کے مقابل پر نہیں ہوتا بلکہ سارے انسانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر یہ لفظ بولا جائے تو مِنْ رَّسُولٍ میں حکمت یہ ہے کہ اللہ رسولوں میں سے جس کو چنے اس کو اظہار غیب عطا فرماتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خصوصیت سے اس آیت میں مراد ہیں اسی لئے یظهر علی الدین کله میں وہی لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ پس جس کو خدا نے چن لیا ہے غیب پر غلبہ کے لئے وہ میرے نزدیک ہر رسول نہیں ہے لیکن ان معنوں میں ہر رسول ہے کہ رسول اور غیر رسول میں فرق کرنے والی یہ بات موجود ہے۔ یہ عام معنی ہے اس کا رد نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ معنی ہے۔ علماء و صلحائے امت یہی معنی تسلیم کر چکے ہیں۔ مگر میں ایک اور معنی بتا رہا ہوں جو اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ کسی ایک رسول کو چن لیتا ہے۔ رسول کا لفظ نکرہ ہے لیکن بعض دفعہ نکرہ عظمت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں اگر انبیاء کا موازنہ پیش نظر ہو تو میرے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ رسولوں میں سے جس رسول کو اللہ چاہے اظہار غیب کے لئے پسند فرما لیتا ہے۔ اور قرآن کریم میں بعض Reference جو رسول اللہ ﷺ کی طرف ہیں نام لے کر نہیں کئے گئے۔

دین اور مصوری

ایک دوست کے اس سوال پر کہ قرآن کریم میں مصوری اور پینٹنگ کے خلاف کوئی واضح آیت نظر نہیں آتی اور اب تصویر کو بت پرستی کا ذریعہ بھی نہیں بنایا جا رہا تو پھر مصوری کے خلاف دینی معاشرہ کا تعصب اب کیوں نہ ختم کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا مصوری کے حق میں حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے زمانہ کی باتیں بیان ہوئی ہیں وہ تصاویر بھی بناتے تھے اور بت بھی بناتے تھے مگر اور مقاصد کے لئے' شرک کے لئے نہیں بناتے تھے۔ حضور نے فرمایا مصوری کے خلاف دینی معاشرہ کا تعصب نہیں ہے۔ یہ ضرورت ہے۔ تعصب تو یہ ہوتا ہے کہ بغیر کسی مقصد کے بلکہ مقصد کے خلاف کوئی مؤقف اختیار کر کے اس پر انسان ڈٹ جائے۔ جہاں تک مصوری کو شرک کا ذریعہ ٹھہرایا جاتا ہے اس حد تک تو قرآن کریم میں واضح طور پر منع فرمایا گیا ہے لیکن غیر مشرکانہ مصوری کو جائز قرار دے کر اس کی حوصلہ افزائی بھی نہیں فرمائی گئی البتہ لغو کے مضمون میں بہت کچھ بیان فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک تعریف یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں جن چیزوں کو فنون لطیفہ کہا جاتا ہے وہ ان معنوں میں لغو ہیں۔ لغو کی تعریف مختلف لوگوں نے مختلف کی ہو گی۔ میرے نزدیک لغو کی تعریف یہ ہے کہ وہ چیز جو انسان کو اپنے اندر اس طرح کھینچتی ہے کہ فرائض سے غافل ہو کر ان میں حارج ہونے لگتی ہے ورنہ تو پھر ہمارا بیٹھنا بھی لغو ہے لیکن خالی بیٹھنا فرائض کی راہ میں حائل نہیں ہوتا۔ جب نماز وقت آتا ہے ہم بیت الذکر کی طرف دوڑتے ہیں۔

موسیقی فرائض کی ادائیگی میں حائل ہو جاتی ہے

پس لغو کا جو مضمون میں نے سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ وہ عادتیں اور وہ دلچسپیاں جن میں اس بات کا بھاری احتمال موجود ہے کہ وہ فرائض سے آپ کو غافل کر دیں گی ان میں میوزک بھی درجہ اول پر ہے اور پینٹنگ بھی درجہ اول پر ہے اور آپ کی جو اعلیٰ صلاحیتیں ہیں ان کا اظہار ایک ایسی سمت میں بھی چلا جاتا ہے جو انسان کے لئے Non-Productive ہے یعنی روحانی قدروں کو ترغیب دینے کی بجائے وہ محض ایک ذوق شوق ہے' دلچسپی ہے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ جو میوزک اور پینٹنگ وغیرہ میں پڑ جاتے ہیں پھر وہ فرائض سے غافل ہو کر ان چیزوں میں ڈوب ہی جاتے ہیں۔ میوزک سننے والے بھی پھر ذکر الٰہی یا تلاوت میں کبھی لذت محسوس نہیں کرتے۔ وہ پھر انہی چیزوں میں کھو جاتے ہیں اور پھر ایک خدا کی طرف لوٹے بھی ہیں تو غلط طریق پر۔ میوزک کے ذریعہ وہ جب مذہبی جذبات کا اظہار کرتے ہیں تو سوائے نفسانی لذت کے اور کچھ نہیں ملتا حالانکہ وہ اسے روحانی لذت سمجھتے ہیں۔

میرے پاس ایک میوزیشن آیا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے یہ سوال کیا۔ ویسے وہ تھا تو ذہین اور شریف آدمی۔ اس لئے فوراً بات سمجھ گیا۔ اس

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل مطالعہ

رسول بخش بہرام

بنیادی قوتوں کی یکجائی

ڈاکٹر عبدالسلام کا نظریہ سچ ثابت ہو گیا

کائنات بہت وسیع ہے۔ کائنات میں ہماری زمین کی حیثیت ایک نقطہ سے زیادہ نہیں۔ اس کائنات میں روزانہ کہیں نہ کہیں نئی نئی کہکشائیں وجود میں آ رہی ہیں۔ جن میں لاکھوں ستارے ہوتے ہیں۔

ستارہ وہ ہوتا ہے جو نیو کلیائی عمل کے ذریعے اپنی روشنی خود پیدا کر سکے' جبکہ سیارے انہیں کہا جاتا ہے جو روشنی پیدا نہ کر سکیں' کہیں نئے نئے ستارے بن رہے اور کئی ستارے اپنی طبعی عمر (یہ عرصہ کروڑوں سالوں پر محیط ہوتا ہے) پوری کر چکنے کے بعد ختم ہو رہے۔ کہیں سپر نو واہ (Super nova) دھماکے ہو رہے تو کہیں بلیک ہول وجود میں آ رہے ہیں۔ یہ سارا عمل ایک مربوط نظام کے تحت تشکیل پا رہا ہے' اور وہ سارے عمل کائنات میں موجود کچھ "قوتوں" (Forces) کے زیر اثر ہیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ نظام کائنات میں ان "قوتوں" کی تعداد چار ہے جو مختلف رنگ و روپ میں جلوہ گر ہیں۔ ان قوتوں کے بارے میں وقتاً فوقتاً مختلف ممالک میں کام جاری رہا۔ پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ پروفیسر عبدالسلام اور دو امریکی سائنسدانوں وئین برگ اور گلاشو نے بھی ان قوتوں کو سمجھنے کے لئے کام کیا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ کائنات میں پہلے سے رائج ان کی تعداد چار کی بجائے تین ہے۔ جس پر انہیں دنیائے سائنس کے سب سے بڑا اعزاز نوبل انعام سے نوازا گیا۔ یہ نظریہ جس قدر دلچسپ ہے اتنا مشکل بھی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے اعلیٰ ریاضی کا جاننا ضروری ہے' کیونکہ ان کے نظریئے میں ریاضی کی مشکل ترین مساواتوں کا بہت زیادہ عمل دخل ہے۔ اس نظریئے کی دلچسپی اس کی اہمیت کے باعث ہر طبقے میں برقرار رہی' لیکن آج تک اسے سمجھنا اور سمجھانا مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر بہت دشوار رہا ہے۔ ہم یہاں اسے عام فہم زبان میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

آیئے سب سے پہلے ان چاروں قوتوں کو یکے بعد دیگرے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں' پھر پروفیسر عبدالسلام اور ان کے ساتھیوں کے نظریئے کو سمجھنا آسان رہے گا۔ ان چار "قوتوں" میں پہلی قوت "ثقلی قوت" (Gravitational Force) ہے۔ زمین جس قوت سے دوسرے اجسام کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسے "کشش ثقل" یا ثقلی قوت کا نام دیا گیا ہے۔ کائنات میں یہ قوت ہر دو اجسام کے درمیان روبہ عمل ہے۔ دوسری قوت "برقی مقناطیسی قوت" (Electromagnetic Force) ہے۔ اسے بجلی کے موجد "فیراڈے" نے دریافت کیا تھا۔ (بجلی کا موضوع آیا ہے تو یہاں ایک واقعہ کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔ جب فیراڈے نے بجلی کا عملی ثبوت پیش کیا تو اس سے سوال کیا گیا کہ اسے (بجلی) استعمال میں بھی لایا جا سکتا ہے؟ تو فیراڈے کا جواب تھا کہ یہ چیز تو بڑی دلچسپ ہے مگر کسی کام کی نہیں۔ سائنسدانوں کی معصومیت کی انتہا ملاحظہ ہو' فیراڈے کو کیا معلوم کہ اب بجلی کے بغیر زندگی بے کار سی لگتی ہے) دوران تجربات فیراڈے نے محسوس کیا کہ ایک تار کے نزدیک جب مقناطیس لے جائیں تو اس میں برقی چارج پیدا ہو جاتا ہے' یعنی تار کے چھوٹے ذرات ایک قوت محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے اسے "برقی قوت" اور مقناطیسی قوت" کا نام دیا' لیکن بعد میں ایک دوسرے سائنسدان میکس ویل نے اپنے تجربات سے ان دونوں قوتوں کو یکجا کر دیا اور انہیں "برقی مقناطیسی قوت" کا نام دیا۔ ان دونوں قوتوں کے بارے میں انکا خیال تھا کہ یہ ایک ہی قوت کے دو روپ ہیں۔ انہوں نے اس کے لئے مختلف مساواتیں بھی وضع کیں جن کا استعمال آج کل کیمیکل صنعتوں اور تھرموڈائنامکس کے علاوہ ہر شعبے میں ہو رہا ہے۔ تیسری قوت کا نام سائنسدانوں نے "کمزور نیو کلیائی قوت" (Weak Nuclear Force) رکھا۔ یقیناً آپ ایٹم کے لفظ سے ضرور آشنا ہوں گے' اور اس کے بنیادی ذرات پروٹان اور نیوٹرون کے بارے میں بھی شدبد ضرور ہوگی۔ یہ پروٹان اور نیوٹران ایٹم کے مرکزے یعنی نیو کلیس میں ہوتے ہیں۔ ان میں پروٹان مثبت چارج کے حامل ذرے اور نیوٹران بے چارج ہوتے ہیں۔ قانون قدرت ہے کہ ایک جیسے چارجوں کے حامل ذرے ایک دوسرے کو دفع کرتے ہیں' جبکہ مختلف چارجوں (مثبت اور منفی) کے ذرے ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچنے کی خاصیت رکھتے ہیں۔ لیکن ایٹم کے نیو کلیس میں موجود پروٹانوں کے بارے میں ایک دلچسپ صورت حال ہے' کیونکہ مثبت چارجوں کے حامل یہ ذرے ایک دوسرے کو دفع کرنے کی بجائے آپس میں بندھے ہوتے ہیں۔ اس کے بارے میں سائنسدانوں کا کہنا یہ ہے کہ ذرے ایک ایسی طاقتور قوت کے زیر اثر ہیں۔ جس نے انہیں اکٹھے جکڑ رکھا ہے۔ اس "طاقتور قوت" کو سائنسدان "طاقتور نیو کلیائی قوت" (Strong Nuclear Force) کا نام دیتے ہیں۔ جبکہ کائنات میں موجود چوتھی اور آخری قوت کو سمجھنا قدرے مشکل ہے۔ لیکن اسے بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں' تاکہ ہم "بنیادی قوتوں کی یکجائی" کے نظریئے کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ فرض کریں کہ ایٹم کے مرکزے میں موجود بنیادی ذرے نیوٹران کو آپ اپنی ہتھیلی پر رکھنے پر قادر ہیں' تو آپ دیکھیں گے کہ گیارہ منٹوں کے وقفے کے بعد یہ ذرہ پروٹان اور ایک دوسرے بے وزن ذریعے نیوٹرینو میں تبدیل ہو جائے گا۔ یہ قوت جو نیوٹران کو دوسرے ذرات مین تبدیل ہونے کے لئے گیارہ منٹ لگاتی ہے' اسے "کمزور نیو کلیائی قوت" (Weak Nuclear Force) کا نام دیا گیا ہے۔ اپنے نام کی نسبت سے یہ قوت کمزور نہیں ہے' بلکہ یہ بڑے کام کی چیز ہے۔ دوسری قوتوں کی طرح اس کی اہمیت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یہ عمل میں نہ ہوتی تو ستاروں سے روشنی اور حرارت پیدا نہ ہوتی اور کائنات میں جانداروں کا وجود نہ ہوتا۔

مشہور سائنسدان آئین سٹائن کا خیال تھا کہ درحقیقت یہ چاروں قوتیں ایک ہی شکل کی شاخیں ہیں اور اس کے لئے وہ کافی عرصہ ایک ایسے نظریئے کی تلاش میں رہا جس سے ان کی یکجائیت کو ثابت کیا جا سکے' لیکن اس کے لئے وہ "قوتوں کا عظیم یکجائی نظریہ" (Grand Unification of Forces) وضع نہ کر سکا۔ لیکن "یکجائی نظریہ" کا یہ سلسلہ اسی پر موقوف نہ ہوا بلکہ یہ اپنی اہمیت اور دلچسپی کے باعث وقتاً فوقتاً مختلف کے ممالک سائنسدانوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام اٹلی میں اور دو امریکی سائنسدان وائین برگ اور گلاشو امریکہ میں بیٹھ کر اس پر آزادانہ طور پر کام کرتے رہے۔ وہ آئین سٹائن کے خیالات کو عملی جامہ تو نہیں پہنا سکے کہ ان تمام قوتوں کو ایک قوت میں جمع کر دیں۔ لیکن ان تینوں نے رائج الوقت چار قوتوں کی تعداد کو تین کر دیا۔ یہ کارنامہ اپنی جگہ بہت اہم ہے۔ ان سائنسدانوں نے مندرجہ بالا دو قوتوں یعنی دوسری قوت (برقی مقناطیسی قوت) اور تیسری قوت (کمزور نیو کلیائی قوت) کو یکجا کر دیا۔ انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ یہ دونوں قوتیں ایک ہی شکل کے دو پرتو ہیں' انہوں نے اسے "برقی کمزور قوت" (Electro Weak Froce) کا نام دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ پروفیسر سلام اور امریکی سائنسدانوں نے اکٹھے کام نہیں کیا بلکہ علیحدہ علیحدہ یہ کارنامہ دکھایا مگر نتیجہ ایک جیسا تھا۔ لہٰذا ان تینوں سائنسدانوں کو 1979ء کو طبیعات کے سب سے بڑے اعزاز نوبل انعام کا حق دار ٹھہرایا گیا۔

اس میں پروفیسر سلام کا کام بہت زیادہ دلچسپی کا حامل ہے' کیونکہ انہوں نے مندرجہ بالا اپنا نظریہ وضع کرتے وقت ایک اور پیش گوئی بھی کی کہ اس "برقی کمزور قوت" کے عمل میں دو ذرات پیدا ہوتے ہیں۔ جنہیں اس نے ڈبلیو (W) ذرہ اور زیڈ ناٹ (Z) ذرے کا نام دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ "ڈبلیو" ذرہ پروٹان سے 80 گنا بھاری ہے' لیکن سائنسدانوں کو پیش گوئی کی صحت پر اعتبار نہ آیا' اعتبار آتا ہی کیسے' کیونکہ سائنس کی دنیا بڑی بے رحم دنیا ہے۔ اس میں اگر بڑے سے بڑا سائنسدان کوئی معتبر بات یقین سے کہہ بھی دے تو اسے اس وقت تک سائنسدانوں میں قبولیت نہیں ملے گی جب تک کہ وہ اس پیش گوئی کا ثبوت مہیا نہ کر دے۔ بہرحال اس پیش گوئی میں بھی دلچسپی کے پہلو کے ساتھ ساتھ منطق بھی تھی۔ لہٰذا تجربات کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے سائنسدانوں نے اس پیش گوئی کو لے کر اپنی اپنی لیبارٹریوں میں کام شروع کر دیا۔ اس پر کروڑوں ڈالر خرچ کئے گئے۔ آخر کار سرن (Cern) اور سٹینفورڈ (Stanford) جیسی دنیا کی مشہور اور جدید لیبارٹریوں میں پروفیسر سلام کی ذروں کے بارے میں پیش گوئی کا ثبوت مل گیا اور ان ذروں کی عملی تصدیق ہو گئی۔ اس پاکستانی سائنسدان کی پیش گوئی کو عملی جامہ پہنانے والے سرن نیوکلیر ریسرچ لیبارٹری نے جنیوا کے سائنسدان پروفیسر کارلو روبیا کو 1984ء میں نوبیل انعام دیا گیا۔

(روزنامہ پاکستان 18- فروری 1999ء)

مسلمان زعماء کا زبردست

خراج تحسین

(انٹرویو ڈاکٹر عبدالسلام مطبوعہ نوائے وقت 3-12-79)

(1) نیویارک سے محمد بن فیصل بن سعود کا مبارک باد کا پیغام آیا ہے۔ جس کے الفاظ ہیں۔ آپ کا اعزاز دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے باعث مسرت ہے۔

(2) الجزائر اور لیبیا کے مختلف وزراء کی طرف سے بھی تار پہنچے ہیں۔ برطانیہ میں پاکستان کے سفیر کے گھر میں مختلف مسلمان زعماء اور سائنسدانوں نے میری بہت عزت افزائی کی ہے۔ اسلامک کلچرل سینٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر بدوی نے تو بیس مسلمان ملکوں کے سفیروں کو جمع کر لیا تھا اور اپنی استقبالیہ تقریر میں انہوں نے فرمایا کہ ایک پاکستانی کو نوبل انعام ملنے کے بعد عالم اسلام پر بین الاقوامی انعامات کے دروازے کھل گئے ہیں۔ ہمارا یہ احساس کمتری بھی ختم ہو گیا ہے کہ خدا کو ماننے والا کبھی بڑا سائنسدان نہیں ہو سکتا اور نئی نسل کے لئے یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ اتنا بڑا انعام ایک ایسے پاکستانی کو ملا ہے جس کے عقیدے اور عمل میں کوئی تضاد نہیں۔"

ج۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ڈین فیکلٹی آف نیچرل سائنسز قائداعظم یونیورسٹی آنکھوں دیکھا حال یوں بیان کرتے ہیں۔

1979ء میں جس دن سلام صاحب کے نوبیل انعام کا اعلان ہوا میری خوش قسمتی کہ میں ٹریسٹ سنٹر میں تھا۔ انعام کی خبر پہنچتے ہی پورے ٹریسٹ شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ریڈیو اور ٹی وی پر سلام صاحب کی باتیں اور پاکستان کے چرچے ہونے لگے۔ اسی طرح کئی دن اخبارات سلام صاحب اور سنٹر کے بارے میں بھرے ہوتے تھے۔ ٹریسٹ سنٹر میں پاکستانی سائنسدان مستقبل کے نوبیل لاریٹس سمجھے جانے لگے۔ پاکستان کو سلام صاحب سے بڑھ کر شاید ہی کوئی ایمبیسڈر ملے۔" (ماہنامہ خالد دسمبر 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

قرآن کا عاشق' کلام اللہ کا خادم

محترم بھائی ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب

رمضان شریف کا مبارک مہینہ آتا ہے۔ تو حافظ صاحب بہت یاد آتے ہیں کہ بموجب حکم نبوی "کمر ہمت کس لیتے۔ داد و دہش تو گویا ہمیشہ ان کی روح کی غذا تھی۔ مگر اس مہینے میں غربا پر بہت خرچ کرتے تھے۔ اکثر بلکہ ہمیشہ ہی چھپ چھپا کر۔ قرآن کریم تراویح میں قادیان میں لڑکپن سے سنانا شروع کیا۔ بیت المبارک میں سحری کے اوقات میں قرآن مجید تہجد میں ختم کیا۔ اور کئی بار عشاء کی نماز کے بعد اور یہ مبارک سلسلہ تقسیم ملک کے بعد سرگودھا آنے پر جاری رہا۔ اور پھر جب تک بستر سے اٹھنے کی سکت رہی قرآن مجید سناتے رہے۔ 55 سال کے قریب مسلسل یہ آسمانی مائدہ تقسیم کیا۔ اور شاید ہی یہ شرف اتنی طویل مدت تک تراویح میں کلام الٰہی سنانے کا کسی اور کو ملا ہو۔ ہم نے بھی 40/35 سال تک انہیں رمضان شریف میں دیکھا چشمہ فیض موج میں ہوتا تھا۔ کلام الٰہی کو خوب سمجھتے تھے۔ اور عرفان و آگہی سے اللہ کے کلام کو جب پڑھتے تھے تو ان پر وجدان طاری رہتا تھا اور سامعین پر بھی مسلسل ایک کیف روحانی مسلط رہتا تھا۔

حافظ صاحب نے قرآن کریم کو اپنی حیات مستعار پر پوری طرح قابض اور حاکم بنالیا تھا۔ اور یہی دستور مکتب عشق میں رائج ہے۔ ناممکن تھا کہ ان کی زبان سے تلاوت سنیں اور دل مچل مچل نہ جائے۔ اور آنکھ امڈ امڈ نہ آئے۔ کوئی باقاعدہ حافظ قرآن سامع ان کی اقتدا میں نہیں ہوتا تھا۔ البتہ ایک ایسا شخص جس نے قرآن کریم بہت پڑھا اور اس کے بہت سے حصے اسے یاد تھے۔

اور وہاں وہ ایک بے عدیل خادم کلام الٰہی جس نے عمر عزیز کے دس سال مسلسل چار گھنٹے بلاناغہ روزانہ قرآن فہمی اور قرآن پر تدبر کرنے پر خرچ کرکے اللہ کے اس مکتوب سے اپنے عشق کا ثبوت دیا تھا۔ وہ مقتدی ہوتا تھا وہ حروف اور الفاظ کا حافظ تو نہیں تھا۔ مگر مفاہم اور مطالب کلام الٰہی اسے ازبر تھے۔ اس کا چشمہ فیض اب بھی جاری ہے۔ اور ایک صدی کے قریب عمر ہو جانے کے باوجود اس میں کمی نہیں بلکہ مسلسل اضافہ ہی ہو رہا ہے۔

"سوچتا ہوں کہ یہ دو عاشقان کلام الٰہی جو سرگودھا کے حصے میں آئے یہ اس شہر بلکہ سارے ضلع کے لئے بھی ایک تعویذ کی حیثیت رکھتے ہیں جن کی وجہ سے نامعلوم ہم کیسے کیسے مصائب اور نوائب الدہر سے بچ جاتے رہے۔ اللہ اس موخرالذکر بزرگ کی عمر و صحت میں برکتیں دے۔ اور یقین ہے کہ عشق قرآن جوان کے روح و بدن میں سرایت کرچکا ہے۔ اسی کی وجہ سے یہ طویل العمر ثمردار شجر ابھی بہار پر ہے۔ اللہ کرے کہ یہ خزاں سے ہمیشہ محفوظ رہے۔ اور جو آج سے قریباً اڑھائی برس قبل اللہ کے حضور حاضر ہو گیا۔ اس کو اللہ کریم اپنے قرب کے اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ ڈاکٹر حافظ صاحب 1974ء میں قرآن کریم کا دور تراویح میں مکمل نہ کرسکے تھے۔ جب ان کا گھر اور سارا اثاثہ البیت نذر آتش کر دیا گیا تھا۔ اس ناتمامی کا ساری عمر قلق محسوس کرتے رہے اس دن 18واں روزہ تھا۔ اور 24 پارے سنا چکے تھے۔ 5۔ اکتوبر 1974ء کو یہ نازو نعم میں پلا ہوا طبیب ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں جس کا فرش بھی ناہموار اینٹوں کا ہی تھا معمولی سی دری اس پر ڈال کر ڈیرہ ڈال بیٹھا۔

اس دوران اسے ہر قسم کی مالی بھی اور سامان کی بھی پیشکش کی گئی مگر صبر اور قناعت کا وہ سبق اس نے پڑھا ہوا تھا۔ کہ عزیز رشتہ داروں کی طرف سے بھی کوئی امداد قبول نہ کی۔ حتیٰ کہ موجودہ حضرت صاحب نے اپنی کار اس تاکید کے ساتھ بھجوا دی کہ آپ کے پاس کوئی سواری نہیں ہے۔ اور سانس پھولنے کی بیماری کے باعث آپ پیدل چل بھی نہیں سکتے۔ اس لئے یہ موٹر کار آپ ہی رکھیں۔ اتفاق سے میں ملاقات کے لئے ان کے پاس گیا۔ تو حضرت صاحب کی چٹھی کا جواب لکھ رہے تھے۔ مجھے حضرت صاحب کا خط بھی دکھایا۔ اور اس کا جواب بھی۔

اے کاش وہ دونوں خطوط میں نقل کرلیتا۔ اور آج قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا۔ ہر دو خطوط روح پرور اور ایمان افروز تھے۔ جو ایک طرف وفا شعاری' ایثار اور محبت کا شاہکار تھا۔ تو دوسری طرف بے نیازی قناعت اور راضی برضا رہنے اور توکل علی اللہ کی بہترین مثال۔

حافظ صاحب نے جواب میں لکھا کہ آپ میرے محسن اور میرے بھائی ہیں میرے آقا کے لخت جگر اور موجودہ امام وقت کے بھائی آپ کا احسان عمر بھر نہ بھولوں گا مگر 9X12 فٹ کا کمرہ میری ساری کائنات ہے۔ نہ گھر ہے نہ کلینک میں نے کہیں نہیں جانا ہوتا۔ اور لکھا کہ حضرت میاں صاحب میں جب یہ سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اگر میں کسی سے کوئی شے آج اس بے بسی کے دور میں وصول کروں تو وہ کہے گا "او بے غیرت مسعود" ساری عمر میں نے تمہیں موجیں کرائیں۔ اگر ایک معمولی سا جھٹکا دیا ہے۔ تو تمہیں اب شک پڑ گیا ہے۔ کہ میرے خزانے میں تیرے لئے اب کچھ نہیں رہا ہے۔ اور دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہو۔ ممکن ہے کوئی لفظ آگے پیچھے ہو گیا ہو۔ مگر یقین سے کہتا ہوں مفہوم یہی تھا۔ اور دعا کی درخواست پر مکتوب ختم کر دیا۔

اسی طرح آپ کے حقیقی ماموں چوہدری نثار احمد صاحب نے اپنے بیٹوں کے ذریعہ اور حضرت چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ سیشن جج نے میرے ذریعہ 70'70 ہزار روپے نقد پیش کرنا چاہے مگر بڑی لجاجت اور ممنونیت کے ساتھ معذرت کر دی۔ اور ہر بار یہی رویہ تھا۔ کہ کسی بندے سے نہیں مانگنا۔ اللہ "مالک الملک" پر ہی کامل توکل تھا۔

ایک اور خوبی یہ کہ جن کے متعلق یقین تھا کہ جن لوگوں نے انہیں زندہ جلانے کے لئے آگ بھڑکائی تھی ان کے خلاف بھی کبھی شکوہ زبان پر نہ لائے۔ بلکہ ایک شخص کو پیغام بھیج کر کہا کہ تم ضمانت کرالو پکڑے جاؤ گے۔

دنیا والوں نے انہیں بے گھر کیا بے در کیا
پھر بھی ان کے قلب حبِّ خلق سے معمور ہیں
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

اللہ نے بھی اپنی جود و عطا میں دیر نہ کی اور جلد جلد گھر بنا دیا۔ جو ایک محل کی صورت ہے۔ اور 20 سے زائد دکانوں پر مشتمل مارکیٹ بھی۔ اور پہلے سے بڑھ کر سامان بھی اپنی جناب سے موہبت کیا۔ قریب دو ماہ جیل میں بند رہے۔ اس دوران بڑی صعوبتیں خوشدلی سے برداشت کیں۔ بہت ناقص خوراک دی جاتی تھی گھر سے کھانا منگوانا ممکن بھی نہیں تھا۔ اور انہیں مصائب جھیلنے میں ایک سرور بھی حاصل تھا۔ ان دو ماہ کی مشکلات اور سختیوں نے صحت تباہ کر دی۔ اس کے بعد آپ مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئے اور کافی عرصہ بستر علالت پر گزارا۔ طبیعت میں نفاست انتہا کی تھی عام طور پر اپنی بیماری کی حالت ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ملاقات کرنے سے بھی گھبرانے لگے۔ مگر میں اور برادرم محمود الحسن صاحب قریشی اکثر حاضر ہوتے رہے۔

جب حالت یہ ہو گئی کہ ساری ساری رات جاگ کر گزار دیتے۔ سانس کی تکلیف کے باعث لیٹنا ممکن نہ ہوتا تھا۔ تکیے کے سہارے اکڑوں بیٹھے بیٹھے ساری رات بسر ہو جاتی۔ ایسے میں خوراک بھی برائے نام تھی۔

میں نے ایک روز پوچھا یادداشت کا کیا حال ہے کہنے لگے قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ یہ تو مجھے ابھی خوب یاد ہے۔ چنانچہ ایک رات میں (بیماری کے ہاتھوں آرام کا تو سوال نہیں تھا۔) میں نے 18 سیپارے ختم کر لئے ہیں۔ اور کہ بیماری کے دوران بھی تیسرے دن تو قرآن شریف ختم کرتا ہوں۔ اس سے مجھے سکون ملتا ہے۔ کلام الٰہی کے ساتھ عشق کی ایسی مثال بہت کم ملے گی عام طور پر تو بیماری کے باعث عبادات اور مطالعہ میں کمی آ جاتی ہے۔ مگر یہ عجیب شخص تھا۔ جس کا مذہب ہی عشق تھا۔

رمضان شریف میں قرآن کریم کا دور ختم کرنے اور تراویح میں کلام الٰہی سنانے کے شکرانے کے طور پر گھر پر مٹھائیاں تیار کروایا کرتے سارے مقتدیوں کی تواضع بھی کرتے اور کئی گھروں میں بھی بھجواتے۔ صد حیف کہ گردش زمانہ نے ان کی تلاوت کلام مجید کے روح پرور مناظر سے خصوصاً جب وہ اپنے آقا کی موجودگی میں سوز و وجدان میں ڈوب کر کرتے تھے ہمیں محروم کر دیا۔

دنوں مہینوں اور سالوں کی تیز رفتاری اور گزرتا وقت اس نیک طبیعت اور پارسا اور ایثار پیشہ شخص کی یاد کو دلوں سے نہ مٹا سکا ہے۔ اور نہ ہی اس کی محبت میں کمی کر سکا ہے۔ آج نفسا نفسی کا دور ہے ایسے میں کسی ایسی شخصیت کو یاد کرنا اور اس کی یاد میں آنکھوں کو نمناک کرلینا اس بات کا ثبوت ہے کہ اعلیٰ قدروں کی اس ٹوٹ پھوٹ کے باوجود بے لوث محبت کرنے والے لوگ انسانوں کے قلوب سے کبھی غائب نہیں ہوتے۔ اور اپنی شیریں یادوں کو تازہ بھی رکھتے ہیں۔ اور اس کے اظہار پر مجبور بھی کرتے ہیں۔ اور محبتوں اور خلوص اور قربانیوں کا انعام آنکھوں سے ٹپکنے والے آنسوؤں کی صورت میں وصول کرلیتے ہیں۔

ہم نے حافظ صاحب کی جوانی کی ترنگ بھی دیکھی۔ اور پھر کہولت اور ناتوانی اور طویل علالت کا دور بھی دیکھا مگر اللہ کی قدرت نے ایسا بلند حوصلہ عطا کیا ہوا تھا۔ کہ جس نے دل چھوڑنے نہ دیا۔ نہ کبھی مایوسی کی طرف رخ مڑا۔

مجلس مشاورت ہو یا جلسہ سالانہ افتتاحی تلاوت آپ کی ہوتی تھی۔ اور یہ بجا طور پر انہیں فخر تھا۔ کہ ائمہ ثلاثہ کے قدموں میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے کی سعادت نصیب ہوں۔ اور اکثر کہتے تھے۔ کہ میرا اور تو عمل کوئی نہیں یہ علامت مغفرت الٰہی کی لگتی ہے۔ حالانکہ انفاق فی سبیل اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہمیشہ مستعد رہتے۔ اس کے علاوہ تمام تحریکات میں ایسی خوشدلی سے اور فراخی سے خرچ کرتے تھے کہ رشک آتا تھا۔ کسی کی مالی تنگی کا علم ہوا تو خود ہی امداد کے لئے پہنچ جاتے۔ شہر کے ایک بڑے وسیع کاروبار کے مالک نے ایک بڑی رقم قرض لی۔ اور وہ وعدہ کے اندر ادا نہ کر سکا انہوں نے تو کبھی مطالبہ نہ کیا۔ اور اسی دوران اس کی وفات ہو گئی۔ وہ میرا بھی واقف تھا۔ تھا غیر از جماعت۔ اس کی وفات کی خبر سنی۔ تو فوراً اظہار تعزیت کے لئے میرے ساتھ اس کے مکان پر گئے۔ ابھی اس کی تدفین نہیں ہوئی تھی۔ مجھے کہا کہ اس کے والد کو کہہ آئیں۔ کہ متوفی کو میں نے قرض معاف کر دیا ہے۔ آپ ادائیگی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

وہ بے حد ممنون ہوا کیونکہ اسے قرض بروقت ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے ندامت ہو رہی تھی۔ اور وہ اپنے آپ کو زیر بار سمجھ رہا تھا۔

جب زیادہ بیمار پڑ گئے۔ تو ایک کاپی نکلوائی۔ اور اسے نذر آتش کرنے کے بعد کہا۔ کہ میں نے جن لوگوں سے ادھار وغیرہ کی رقوم لینی تھیں۔ وہ میں نے ان سب کو معاف کر دی ہیں۔

اور وہ رقوم اس کاپی میں درج تھیں۔ اگر کوئی ادائیگی کرنا چاہے۔ تو ان سے کچھ وصول نہ کریں۔ چنانچہ ایک مقروض میری موجودگی میں ان کی وفات کے بعد کراچی سے آئے اور ہزار ہزار روپے کے بہت سے نوٹ ان کے بیٹے کو ادا کرنا چاہے۔ مگر انہوں نے کہا ابا جان منع کر گئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح 10 ہزار روپے کی رقم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک افغانی خانہ بدوش کو دی ہوئی تھی وہ بھی معاف کردی۔

اور اس جودوسخا اور داد و دہش میں جماعت اور غیر جماعت میں کوئی فرق نہ تھا۔ جہاں دیکھا کسی انسان کو ضرورت ہے۔ اور وہ تکلیف میں ہے اس کا بوجھ اٹھانے کے لئے اپنا کندھا پیش کر دیتے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی بیماری اور وفات کا غم بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی بے حد محسوس کیا۔

عبادت کی ادائیگی میں التزام اور باجماعت ادائیگی میں باقاعدگی ساری عمر کا دستور رہا۔ اور اس پر سختی کے ساتھ عمل کیا۔ الیست میں نمازوں اور جمعہ کے روز بہت پہلے آکر ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی الیست میں حاضری میں ہم ان سے سبقت لے گئے ہوں۔ جب دیکھا انتظار میں پہلے سے بیٹھے ہوتے۔

ایک دفعہ ذکر کیا۔ قادیان میں اس سلسلہ میں بہت احتیاط کی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ سال کے بعد جائزہ لیا تو سال کی ساری نمازیں باجماعت الیست میں ادا کی گئی تھیں۔ ہمارے بزرگ اسلاف کی اس سلسلہ میں بڑی روح پرور اور دلآویز مثالیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور حافظ بھائی ان بزرگ اسلاف کی روایات کے امین درد و سوز کے سفیر عشق و وفا کے پیکر تھے۔

حافظ بھائی صاف ستھرا لباس پہنتے تھے۔ کسی نے ان کے دامن پر حسد' حرص' ہوس' انتقام یا تعصب کا کوئی داغ نہ دیکھا۔ وہ شخص دشمنوں کا بھی دل سے خیر خواہ تھا۔ کبھی چھوٹی یا سطحی بات نہ کی۔ وہ شب زندہ دار تھے اور تہجد گزار تھے۔ انہوں نے 60 سال کے طویل عرصہ کے دوران بلامعاوضہ مریضوں کا علاج کیا۔ شہر سے باہر بھی مریضوں کو دیکھنے جاتے مگر کبھی فیس قبول نہ کی۔ بلکہ بہت لوگوں کو دوائیاں بھی مفت دیا کرتے تھے۔

جب وہ قرآن سنا رہا ہوتا اور دعائیہ آیات آتیں۔ تو اس کا حال اس کی آواز کی لرزش اور سوز سے معلوم ہو جاتا تھا۔ اور ایسے لگتا کہ گویا اس کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر گر گئی ہے اور جب تک اس کی مناجات قبول نہیں ہو جاتیں وہ اس چوکھٹ سے اپنا سر نہیں اٹھائے گا۔

حافظ صاحب کی پیدائش ایک سرفروش "رفیق" کے گھر ہوئی۔ پھر تعلیم و تربیت اس مقدس بستی میں ہوئی۔ جس میں بھاری اکثریت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں کی تھی۔ اور اس زمانے میں رفقا کرام کی بڑی تعداد وہاں سکونت پزیر تھی۔ ان سب کے سالار حضرت "پسر موعود" بھی تھے۔ چودھویں کے چاند کی مانند ان کی ضوفشانی پورے جوبن پر تھی۔ پھر وہاں ایک اور بھی "چاند" تھا جو وہ بھی آسمانی وعدوں کے مطابق آیا تھا۔ ایک ایک کا نام گنوانا اور لکھنا تو ممکن نہیں مگر میں نے تین سال تک وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ ایک بدر کامل کے جلو میں ایسے نجوم کا جمگھٹا تھا۔ جس سے آسمان روحانیت پر کہکشاں کا سماں پیدا ہو گیا تھا۔

ایک روز وہ عالی مرتبت آقا نوجوانوں کی کسی تقریب میں تشریف لائے۔ تقریب کا انتظام ٹی۔ آئی ہائی سکول کے باہر گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ 15/20 کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔ جو حضرت صاحب اور دیگر اکابرین اور اساتذہ کے لئے تھیں۔ نوجوانوں نے زمین پر ہی بیٹھنا تھا۔

چنانچہ ہم حضرت صاحب کی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ سیدنا حضرت مرزا محمود احمد صاحب تشریف لائے۔ ہمیں زمین پر بیٹھے دیکھا۔ تو دل پر چوٹ سی لگی کہ نیچے کوئی صف یا دری تک نہیں تھی۔ اور مٹی بہت تھی۔ آپ نے آتے ہی اپنے نیچے سے کرسی پیچھے ہٹا دی۔ اور اس دھول پر بیٹھ گئے جس سے گرد بھی اڑی اور آپ کا سارا لباس بھی گرد آلود ہو گیا۔ اور پھر اسی موضوع سے اپنا خطاب شروع فرمایا۔ کہ ان نونہالوں کے لئے بیٹھنے کا مناسب انتظام کرنا ضروری تھا۔ ہم کرسیوں پر بیٹھیں اور یہ مٹی پر۔ فرمایا یہ تو ان کی عزت نفس کو کچل دینے کے مترادف ہے۔ اس طرح اپنے عمل سے اس خرابی کی اصلاح فرمادی۔ اور اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔ کہ عملی نمونہ زبانی وعظ و نصیحت سے کہیں زیادہ موثر ہوتا ہے۔

الغرض اس بستی میں اخلاق عالیہ اور دینی اقدار اور آداب کے وہ سبق ملتے تھے۔ کہ جس کی مثال کہیں اور تلاش کرنا سعی لاحاصل ہے۔ اور یہ متعلم یعنی ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب اسی دینی اور اخلاقی درسگاہ کے فارغ التحصیل تو تھے۔ ان بزرگوں کے تربیت یافتہ تھے جن کا خمیر زہد و تعبد تقویٰ اور طہارت اور اخلاق حسنہ اور آداب و اقدار سماوی سے اٹھایا گیا تھا۔ چنانچہ بظاہر چھوٹا سا واقعہ ہے۔ لیکن ملاحظہ فرمادیں کہ کیسا اس بچپن کے پاکیزہ ماحول کا رنگ اس حافظ قرآن پر چڑھا تھا۔

ہوا یوں کہ ہم پانچ افراد یعنی حضرت مرزا عبدالحق صاحب' حاجی محمد اقبال صاحب پراچہ' قریشی محمود الحسن صاحب' حافظ صاحب اور خاکسار راقم ایک جماعتی مقدمہ کے سلسلہ میں لاہور گئے ہوئے تھے۔ سردی کا موسم تھا۔ رات وہیں ایک ہوٹل میں شب باش ہو گئے موٹر کار حافظ جی کی تھی۔ اور ڈرائیو بھی وہ خود ہی کرتے تھے۔

علی الصبح جب ہم سرگودھا کے لئے روانہ ہوئے تو محسوس کیا۔ کہ حافظ صاحب پر نیند نے غلبہ کیا ہوا ہے چنانچہ ایک جگہ اتر کر پانی کے چھینٹے منہ پر ڈالے۔ اور پھر سفر جاری رہا۔ اس کا سبب پوچھا تو اول تو ٹالتے رہے۔ مگر ہم بھی کب پیچھا چھوڑنے والے تھے۔ حضرت مرزا صاحب سے الگ جا کر بتایا کہ میری عادت ہے کہ صرف دائیں کروٹ ہی سو سکتا ہوں۔ اور اگر دائیں پہلو سوتا۔ تو حضرت امیر صاحب کا پلنگ میری پشت کی طرف آتا تھا۔ یہ سوئے ادبی تھی۔ کہ میں ان کی طرف پیٹھ کر کے سوؤں چنانچہ سرما کی ساری طویل رات جاگتے ہوئے گزار دی۔ اور بعد میں اس وجہ سے نیند آتی رہی تھی۔

ممکن ہے کوئی منچلا نوجوان اس واقعہ کو ایک بلاوجہ تکلف یا غیر ضروری اور بے جا اظہار ادب قرار دے۔ مگر جو لوگ اخلاص و اتقا کی باریک راہوں کے متلاشی ہوتے ہیں۔ وہ اسی طرح ہی اپنی سہولت آرام اور عافیت کی پرواہ کئے بغیر ان منزلوں کی طرف بڑھتے رہتے ہیں۔ وہ نہ کسی کی تنقید کی پرواہ کرتے ہیں۔ نہ وہ کسی کی تعریف و توصیف کے محتاج ہوتے ہیں۔ آخر میں ایک معذرت کہ آج کے واقعات بے ترتیبی سے تحریر کئے ہیں۔ آج حافظ بھائی بے تحاشا یاد آئے۔ تو جو ذہن میں آتا گیا۔ لکھتا گیا۔

کتنی بے ربط تھی عشق کی گفتگو
جب مرتب ہوئی داستان ہو گئی

والا معاملہ ہے۔

یہ میری ٹوٹی پھوٹی عبارت اور آڑے ترچھے الفاظ میری عقیدت اور ممنونیت کے چند پھول ہیں جو ان کی روح کو پیش کر رہا ہوں۔ غرض ایک ہی ہے کہ اس پیارے بھائی کے لئے احباب کرام دعا کریں اور ان کے درجات بلند ہوں۔

اور راقم کے انجام بخیر ہونے کے لئے بھی مؤدبانہ درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

نے کہا میں میوزیشن ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ میوزیشن جب ان باتوں میں ڈوبتا ہے تو پھر اس کے لئے دوسری چیزوں میں لذت کی صلاحیت ہی نہیں رہتی۔ اور میں نے اس کو کہا تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس میوزک کے نتیجہ میں تمہارا کردار بہتر ہوا ہے؟ کہتا ہے نہیں۔ بالکل نہیں۔ فلاں فلاں قوال گا کے آئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اور توحید کا ذکر کرتے ہیں اور حالت یہ ہے کہ نشے میں سارے مدہوش اور سر دھن رہے ہوتے ہیں اور واپس آ کے بعینہ وہی زندگی جو پہلے تھی اختیار کر لیتے ہیں۔

سید ظہور احمد شاہ صاحب

بے لوث ہنسی۔ صحت کی ضمانت

اس میں کیا شک ہے کہ ہنسنے والا چہرہ سب کو اچھا لگتا ہے اور دوسرے بھی خوشی سے اس کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن رونے والے کے ساتھ کوئی کب تک اس کا ساتھ دے سکتا ہے۔ یہ بات کوئی نئی نہیں ہے بلکہ ہمیشہ سے ہی اس کے متعلق سنتے چلے آئے ہیں لیکن اب سائنس دانوں نے بھی اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ خالص مسکراہٹ انسانی صحت کے لئے کیمیا کا اثر رکھتی ہے اور اگر آپ زیادہ دیر زندہ رہنا چاہتے اور خوش گوار زندگی گذارنا چاہتے ہیں تو مسکراتے ہوئے زندگی گذاریئے نہ کہ روتے پیٹتے لیکن یہ مسکراہٹ خالص ہونی چاہئے نہ کہ جعلی اور نمبر دو۔ کیونکہ ایسی مسکراہٹ جو منافقت کی پیداوار ہو وہ بجائے صحت کو اچھا کرنے کے صحت کو تباہ کر دیتی ہے۔ منافقت والی ہنسی اور مسکراہٹ سے فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔

برطانیہ میں ہونے والی تحقیق کے مطابق ان باتوں کا انسان کے مدافعاتی نظام سے گہرا تعلق ہے۔ اگر آپ کا موڈ خوش گوار ہو تو بیس منٹ میں لعاب دہن کے اخراج کی شرح دگنی ہو جاتی ہے۔ اور 45 منٹ کے دوران یہ شرح مزید بڑھ جاتی ہے اور تین گھنٹے تک مسلسل خوش رہنے مسکرانے اور ہنسنے کے نتیجہ میں لعاب دہن کے زیادہ اخراج کی وجہ سے مدافعاتی نظام کا لیول 60 فی صد تک بلند ہو جاتا ہے اور اس کے بالمقابل اگر آپ افسردہ اور پریشان رہیں تو یہ عمل الٹ ہو سکتا ہے۔ یعنی جسمانی مدافعت اسی حساب سے کم ہو سکتی ہے جس سے آپ کی صحت پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس لئے پریشان کم ہوں۔ غصے اور چڑچڑے پن کو اپنے سے دور رکھیں اور مسکرائیں اور ہنسیں لیکن شرط پھر وہی ہے کہ آپ کی مسکراہٹ میں منافقت کا کوئی شائبہ شامل نہ ہو یہ نہ ہو کہ چہرہ ہنس رہا ہو اور دل پیچ و تاب کھا رہا ہو۔ ایسی منافقانہ ہنسی اور مسکراہٹ بے فائدہ ہو گی بلکہ نقصان دہ۔ اس لئے اپنی صحت کی خاطر اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ ہنسی اور مسکراہٹ ہمیشہ خالص اور بے لوث ہونی چاہئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ڈائنوسار کی ہلاکت کے اسباب

امریکی خلائی ادارے ناسا نے ثبوت پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ماضی کے دیوہیکل جانور ڈینوسار کے زمین سے خاتمے کا سبب 6 کروڑ 50 لاکھ برس قبل سیارچوں کا زمین سے ٹکراؤ بنا تھا۔ ناسا کے زیر اہتمام ہونے والی تحقیق کرنے والے بین الاقوامی سائنس دانوں کی ٹیم میں شامل دو سائنس دانوں ایڈریانا او کیمپو اور کیونا پوپ نے میکسیکو اور بیلیز میں ان مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں سیارچہ زمین سے ٹکرایا تھا جس کے نتیجے میں گرد اور سلفر کا ایک بہت بڑا بادل بن گیا اور زمین تک سورج کی حرارت اور روشنی پہنچنا ناممکن ہو گیا یوں درجہ حرارت نقطہ انجماد تک پہنچ گیا اور تقریباً ایک عشرے تک یہی کیفیت رہی درجہ حرارت میں کمی اور اس سے متعلقہ ماحولیات اثرات کے نتیجے میں ڈائنوسار اور 75 فیصد دیگر جانور نابود ہو گئے۔

○○○

پہاڑ سرد کیوں ہوتے ہیں؟

کم بلندی پر ہمیشہ آب وہوا کثیف ہوتی ہے جبکہ بلندی کی طرف جائیں تو آب وہوا نسبتاً ہلکی ہوتی جاتی ہے اور ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے درجہ حرارت کی تبدیلی بلندی کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے کیونکہ ہلکی آب وہوا سورج کی حرارت کو جذب کرنے کی کم صلاحیت رکھتی ہے عموماً ہر ایک ہزار میٹر کی بلندی پر درجہ حرارت میں 6.4 سنٹی گریڈ کی کمی ہو جاتی ہے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ہوا کا کوئی ایک بڑا ٹکڑا بلند ہو جاتا ہے یہ ٹکڑا ہوا کے دیگر درجہ حرارت سے مختلف ہوتا ہے اس ٹکڑے کے اندر بھی درجہ حرارت الگ الگ ہو سکتے ہیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔
مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بڑے بھائی محترم مرزا محمد اشرف صاحب ابن مکرم مرزا محمد اسحاق صاحب (لنگروال) عمر 80 سال آف پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ حال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ یکم اپریل 1999ء ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں جنازہ پڑھایا۔ اور احمدیہ قبرستان لاہور میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم فضل الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے دعا کروائی۔ مکرم مرزا محمد اشرف صاحب مخلص احمدی تھے آپ نے اپنی زندگی میں پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ میں احمدیہ قبرستان اور بیت الذکر اپنے خرچہ سے بنوایا۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام قرب سے نوازے۔

○ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں کے سابق صدر حکیم محمد یعقوب صاحب ابن مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب 99-4-8 کو رات ایک بجے وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ بیت المھدی میں ادا کی گئی۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مستری عبدالستار صاحب 18/19 کارکن ٹی آئی کالج ربوہ بعمر 28 سال 99-4-16 کو بارات کے ساتھ گوجرانوالہ سے ربوہ واپس آرہے تھے کہ رات ساڑھے گیارہ بجے چنیوٹ کے قریب پنڈی بھٹیاں روڈ پر ڈاکوؤں کی فائرنگ کی وجہ سے موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔
مرحوم نے سوگواران میں ماں باپ بہن بھائیوں اور بیوہ کے علاوہ ایک بچی بعمر 2 سال چھوڑے ہیں۔
احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جذبہ انفاق فی سبیل اللہ

○ عزیزم سمیر احمد (وقف نو) ولد مکرم مبشر احمد طاہر صاحب نوشہرہ کینٹ کی عمر ابھی 6 سال ہے عزیزم کو عید کے موقع پر 200 روپے عیدی ملی جو اس نے ساری کی ساری بیت الذکر کی تعمیر کے لئے ادا کر دی۔ اللہ تعالیٰ اس کی قربانی قبول فرمائے اور غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔
(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قرارداد ہائے تعزیت

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی شہادت پر جماعتوں اور اداروں کی طرف سے قرارداد ہائے تعزیت موصول ہو رہی ہیں۔ ان کا مضمون کم و بیش وہی ہے جو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد (مطبوعہ الفضل 23- اپریل 1999ء) کا ہے۔ ان میں صاحبزادہ صاحب کے اخلاق اور خدمات کو بھرپور رنگ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قرارداد میں ان کی خدمات بطور سیکرٹری وقف نو ربوہ کا خصوصیت سے ذکر ہے۔ ان کے علاوہ مجلس تحریک جدید جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ جماعت احمدیہ جارجیا کیرولینا امریکہ، جماعت احمدیہ حیدر آباد اور ممبران شعبہ کمپیوٹر کی طرف سے بھی قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔ اہالیان محلہ دارالصدر غربی ربوہ نے لکھا ہے کہ شہید ہمارے ہی محلہ میں پل کر جوان ہوا اور بڑھا۔

ہومیو پیتھی پر لیکچر

○ "احمرا کے زیر اہتمام مورخہ 30 اپریل 1999ء بوقت ساڑھے نو بجے صبح تا 12 بجے مندرجہ ذیل موضوعات پر لیکچرز ہوں گے۔ یہ لیکچرز مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے ہال میں منعقد ہوں گے۔
"کینسر اور ہومیو پیتھی" مکرم ہومیو ڈاکٹر لیاقت علی خاں صاحب
"ھنی مان سائنس دانوں کے نرغے میں" مکرم ہومیو ڈاکٹر عبدالباسط قمر صاحب۔
تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹرز / لیڈی ڈاکٹرز و طلباء اور شائقین سے شرکت کی درخواست ہے۔
(جنرل سیکرٹری)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ عابدہ راشد صاحبہ بنت مکرم راشد کریم صاحب محلہ کریم نگر فیصل آباد کا نکاح ہمراہ مکرم عبدالرؤف باجوہ صاحب ولد مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب ساکن ہالینڈ کے ساتھ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب امیر جماعت فیصل آباد نے بیت الحمد کریم نگر فیصل آباد میں 98-12-18 کو مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ عابدہ راشد صاحبہ مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب صدر حلقہ کریم فیصل آباد کی پوتی اور مکرم حامد کریم صاحب مربی سلسلہ پولینڈ کی بھتیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

○ عزیزہ مکرمہ عاصمہ راشد صاحبہ بنت مکرم راشد کریم صاحب محلہ کریم نگر فیصل آباد کا نکاح ہمراہ مکرم اویس احمد صاحب ولد مکرم خادم حسین صاحب ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ کے ساتھ مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الحمد کریم نگر فیصل آباد میں 99-2-26 کو مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ عاصمہ راشد صاحبہ مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب صدر حلقہ کریم نگر فیصل آباد کی پوتی ہیں اور مکرم حامد کریم صاحب مربی سلسلہ پولینڈ کی بھتیجی ہیں۔
اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

○ مکرم عامر احمد صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدر آباد شہر و ضلع کا نکاح ہمراہ عزیزہ شازیہ منصور صاحبہ بنت مکرم چوہدری منصور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نفیس نگر ضلع میرپور خاص بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مکرم محمد آصف طاہر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 2- اپریل 99ء بروز جمعۃ المبارک بیت الظفر حیدر آباد میں پڑھا۔
احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منصور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نفیس نگر ضلع میرپور خاص کا نکاح ہمراہ عزیزہ فریحہ صدف صاحبہ بنت مکرم چوہدری حمید احمد صاحب دیوان ٹیکسٹائل ملز کوٹری ستر ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد آصف طاہر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 2- اپریل 99ء بروز جمعۃ المبارک بیت الظفر حیدر آباد میں پڑھا۔
احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑا۔ نمائندہ روزنامہ الفضل ربوہ اپنے دورہ کے دوران سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد تشریف لا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔
(مینیجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

بقیہ صفحہ 8

کی وساطت سے اپنا استعفیٰ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو بھجوانے کے علاوہ استعفیٰ کی کاپی آرمی چیف کو بھی بھجوادی ہے۔

منیر احمد خان انتقال کر گئے اٹیمی توانائی کمیشن کے سابق سربراہ منیر احمد خان انتقال کر گئے ان کی عمر 73 سال تھی۔ وہ 19 برس تک کمیشن کے سربراہ رہے۔ ان کو حکومت نے ہلال امتیاز بھی عطا کیا۔

5- افراد کی خودکشی حالات اور گھریلو مسائل سے تنگ کر 5- مزید افراد نے خودکشی کر لی ہے۔

ٹیم کوچ کے بغیر جائے گی پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سربراہ خالد محمود نے کہا کہ قومی کرکٹ ٹیم کوچ کے بغیر انگلینڈ جائے گی میاں داد سے رابطہ کیا ہے مگر وہ گھریلو مصروفیات پر اصرار کر رہے ہیں۔

مولوی سے لے کر جی او آر تک واپڈا نے کہا ہے کہ مولوی سے لے کر جی او آر تک سب بجلی چوری میں ملوث ہیں۔ وزیر اعلیٰ کو اس کے بارے میں بتا دیا گیا ہے۔

زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی پاکستان میں زرمبادلہ کے ذخائر 48 ملین ڈالر کم ہو گئے ہیں۔ یہ رقم غیر ملکی ادائیگیوں پر خرچ کی گئی ہے۔

کالاباغ ڈیم کی تعمیر ورلڈ بینک کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے لئے امداد دینے پر تیار ہو گیا ہے۔ عالمی بینک اور دیگر اداروں نے ڈیم کی لاگت کا ساٹھ فیصد ادا کرنے کی یقین دہانی کرادی ہے۔

بقیہ صفحہ 2

صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ سویڈن اور مکرم عبدالباسط صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ ڈنمارک نے اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ مکرم منصور احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ اور مجلس عاملہ کے ممبران اور مختلف حلقوں کے صدر صاحبان کے علاوہ مکرم کمال یوسف صاحب سابق مربی سلسلہ، مکرم نور احمد صاحب بولستاد (پہلے نارویجین احمدی) اور مکرمہ محترمہ نسیم منیر صاحبہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر مکرم و محترم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے اجتماعی دعا کروائی اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں از راہ شفقت بیت النصر کے سنگ بنیاد کی تقریب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-
"یہ علاقہ میں نے خود دیکھا ہے اور چپے چپے پر پھرا ہوں۔ اور دعائیں کرتا رہا ہوں۔ الحمدللہ کہ اب اس (بیت) کا باقاعدہ سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ یعنی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ اس میں تقریباً ستر ہ سو نمازیوں کی گنجائش ہوگی جو ناروے کی جماعت کے لحاظ سے بہت اچھی ہے۔ یعنی لگتا یہ ہے کہ اتنے نمازی تو وہاں نہیں ہوں گے۔ مگر ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جب بھی (بیت) بنائی گئی اور کھلے حوصلہ سے بنائی گئی اگلی دس سالہ ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر بنائی گئی تو ایک ہی سال میں چھوٹی ہو گئی۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ناروے پر بھی پوری اترے گی اور ناروے کی جماعت کو بھی یہ (بیت) تنگ دکھائی دے گی بجائے اس کے کہ وہ اس کو کھلا سمجھیں۔"
(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 19/ مارچ 1999ء)
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد اس بیت کی تعمیر کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ ناروے کو اس بیت کی تعمیر کے تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
(الفضل انٹرنیشنل 9 اپریل 99ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 23-اپریل-گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 سنٹی گریڈ
24-اپریل غروب آفتاب- 6-46
25-اپریل طلوع فجر- 3-58
25-اپریل طلوع آفتاب 5-26

عالمی خبریں

نیٹو کے حملے تیز ہو گئے

یوگوسلاویہ میں سربیا کے ٹھکانوں پر نیٹو کے حملوں کو ایک ماہ گذرنے کے بعد اب نیٹو نے حملے تیز کر دیئے ہیں تازہ حملوں میں فوجی ہوائی اڈہ اور ریلوے پل تباہ کر دیا گیا- 10- افراد ہلاک ہو گئے- امریکہ کے گن شپ اپاچی ہیلی کاپٹر البانیہ پہنچ گئے- بلغراد میں فوجی ہوائی اڈے پر 20 سے زائد میزائیل داغے گئے- سرب پناہ گزینوں کے کیمپوں پر بھی حملے کئے گئے-

نیٹو نے کئی سال کی تاخیر کی

سابق برطانوی وزیراعظم مسز مارگریٹ تھیچر نے کہا ہے کہ نیٹو نے سربیا کے خلاف کارروائی میں کئی سال کی تاخیر کر دی ہے- سرب صدر ایک بڑی برائی ہے جس کو سزا دینا ضروری ہو گیا ہے- انہوں نے کہا کہ زمینی دستوں کو جنگ میں شامل کیا جائے-

ملاسوچ کی رہائش گاہ پر حملہ

سرب صدر ملاسوچ جو ساری مصیبتوں کے ذمہ دار ہیں ان کی رہائش گاہ پر نیٹو کے طیاروں نے حملہ کیا اور سرکاری رہائش گاہ تباہ کر دی-

کوسووو پر زمینی حملہ

نیٹو کے فضائی حملوں کے مطلوبہ نتائج برآمد نہ ہونے کے بعد کوسووو پر زمینی حملہ کے لئے نیٹو کی افواج کو تیار رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے- نیٹو کے جنرل سیکرٹری جاویئر سولانہ نے کہا کہ ہم یوگوسلاویہ کی حکومت پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے تمام آپشنز کھلے ہوئے ہیں اور ہم ہر قسم کی کارروائی کر سکتے ہیں- واشنگٹن میں وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا کہ یوگوسلاویہ پر ابھی زمینی حملے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے لیکن نیٹو سفارش کرے تو ایسا ہو سکتا ہے- نیٹو کے نئے متوقع ممبران سلواکیہ اور جمہوریہ چیک نے ہوائی، بحری اور زمینی حملوں کے لئے اپنی حدود استعمال کرنے کی پیشکش کر دی ہے-

ڈیانا میموریل فنڈ

لیڈی ڈیانا کی یاد میں قائم شدہ ڈیانا میموریل فنڈ کوسووو کے مہاجرین کے دکھوں کے ازالہ کے لئے 9 لاکھ پونڈ خرچ کرے گا-

ایک کروڑ افراد پودوں کی نمائش دیکھیں گے

چین کے جنوب مغربی صوبے ہونان کے شہر کن منگ میں یکم مئی سے پودوں اور درختوں کی ایک نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے- اس نمائش پر چینی حکومت ساڑھے پندرہ لاکھ ڈالر سے زائد خرچ کرے گی- اس نمائش کو دیکھنے کے لئے ایک کروڑ افراد کی آمد کا امکان ہے-

بھارتی فوج میں ایڈز

بھارتی فوج میں ایڈز پھیل گئی ہے اور متاثرہ فوجیوں کی تعداد دو بریگیڈ کے برابر ہے- ہنگامی اقدامات نہ کئے گئے تو تعداد میں ہزاروں کا اضافہ ہو سکتا ہے- یہ تفصیلات بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا نے جاری کی ہیں-

لوک سبھا ٹوٹنے کا امکان

بھارت میں لوک سبھا نے بجٹ منظور کر لیا ہے- اب ملکی سیاسی بحران اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ کوئی بھی دھڑا حکومت نہیں بنا سکا- لہذا لوک سبھا کے ٹوٹنے اور نئے انتخابات کا امکان پیدا ہو گیا ہے-

چین پر ایٹمی راز چرانے کا الزام

امریکی کانگرس نے تصدیق کر دی ہے کہ چین نے امریکہ کے ایٹمی راز چرائے ہیں- جدید ترین ایٹمی وارہیڈ ڈبلیو 88 کا ڈیزائن اور متعلقہ معلومات 80 دیں لاس الاموس لیبارٹری سے حاصل کی گئی- اس کے لئے تعلیمی وفود کے تبادلے اور دیگر ذرائع استعمال کئے گئے-

ملکی خبریں

لوڈشیڈنگ کا خطرہ

وزیر بجلی گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ اگلے ماہ لوڈ شیڈنگ ہو سکتی ہے- منگلا اور تربیلا میں پانی کی سطح انتہائی کم ہو چکی ہے-

واپڈا کو تین ماہ میں 12- ارب کا خسارہ

واپڈا جو پہلے ہی اربوں کے خسارے میں جا رہا تھا اس کو گذشتہ تین ماہ میں مزید 12- ارب کا خسارہ ہوا ہے- ریونیو بڑھنے کی بجائے کم ہو گیا ہے وزیر بجلی نے کہا کہ چیئرمین واپڈا کے لئے بڑا کڑا وقت ہے-

اپنی بس جلانے والا مکر گیا

پولیس کی زیادتیوں سے تنگ آ کر اپنی بس کو خود جلانے والا عدالت میں جا کر مکر گیا- عدالت نے اندازہ قائم کیا کہ یہ شخص پولیس کا دباؤ برداشت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے-

بے نظیر اور زرداری کی جائیدادوں کا سراغ

اعلیٰ حکام نے چاروں صوبوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ ملک بھر میں آصف زرداری اور بے نظیر بھٹو کی جائیدادوں کی نشاندھی کی جائے- ہدایت میں کہا گیا ہے کہ جو جائیداد بھی دونوں میاں بیوی نے ایس جی ایس کیس سے حاصل ہونے والی رشوت سے خریدیں ان کا سراغ لگایا جائے-

عابدہ حسین کے خلاف کارروائی روک دی گئی

ہائی کورٹ نے بجلی چوری کے الزام میں سابق وفاقی وزیر سیدہ عابدہ حسین کے خلاف کارروائی روک دی ہے اور چیئرمین واپڈا' چیف ایگزیکٹو فیصل آباد' ایس ای جھنگ' ایس ڈی او شاہ جیونہ اور تھانہ قادر آباد کے ایس ایچ او کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہونے کو کہا ہے- رٹ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ایس ڈی او شاہ جیونہ نے 6- جنوری کو میرا میٹر تبدیل کیا پھر 26- فروری کو دوبارہ چھاپہ مار کر میرے خلاف بجلی چوری کا مقدمہ درج کرا دیا-

اپنی نوعیت کا پہلا کیس

بلوچستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس امیر الملک مینگل نے سپریم کورٹ میں جانے سے انکار کر دیا ہے اور قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لی ہے- یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے- جسٹس مینگل نے کہا کہ میں سپریم کورٹ نہیں جانا چاہتا تھا-

عدلیہ میں کرپشن

لاہور میں تعینات سول جج طاہر نعیم نے عدلیہ میں کرپشن کے خلاف احتجاج کے طور پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے- انہوں نے کہا کہ میں اس نظام کا ساتھ نہیں دے سکتا- انہوں نے سیشن جج

باقی صفحہ 7 پر

محرم کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود بھیجیں

اعلان تعطیل

محرم الحرام کے موقع پر 9 اور 10 محرم یعنی 26 اور 27 اپریل کو دفتر الفضل بند رہے گا- لہذا ان تاریخوں کو الفضل شائع نہیں ہو گا- قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں-

(مینیجر الفضل)

خوشخبری

شادی بیاہ و دیگر تقریبات کیلئے ڈیپ فریزر کرایہ پر حاصل کریں
ظفر اسلام کوارٹر 6 صدر انجمن احمدیہ ربوہ 213210

ضرورت کارکنان

میٹرک پاس عمر کم از کم 35 سال ریٹائرڈ صحت مند قابل ترجیح
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
فون 211538

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515' رہائش 212300

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ- فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز- تجربہ کار اساتذہ اور جدید ترین Pentium کمپیوٹر Network اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری- ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے

ایم اے ایم ایس سی اساتذہ کے زیر نگرانی
داخلہ جاری ہے
داخلہ تحریری ٹیسٹ کی بنیاد پر ہو گا
سکالرز انگلش اکیڈمی بشمول ناصر پبلک سکول
رجسٹرڈ / منظور شدہ
نرسری تا میٹرک سائنس و آرٹس
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ فون 550